

## ایران - اسرائیل - جنگ بندی کی تجویز

مشرق و سطی میں بڑھتی ہوئی کشیدگی، جو غزہ، ایران اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تشدید اور تکلیف سے نمایاں ہے، امن کی بحالی اور انصاف کے قیام کے لیے فوری عمل کی ضرورت ہے۔ یہ مضمون ایک جنگ بندی کی تجویز پیش کرتا ہے جو نیک نیت سے تیار کی گئی ہے، جو شیعہ قانونی تصورات ضرورت (ضرورت)، نیت الخیر (اچھا ارادہ)، اور امانہ (دیانتداری) کا حوالہ دیتے ہوئے شرائط کو بیان کرتی ہے جو ایران کے تباہ کو کم کرنے کے ارادوں کی عکاسی کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ میں اس تجویز کو شروع کرنے سے پہلے وضاحت کے ساتھ چند اہم نکات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ وضاحت اور شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے:

1. میں اسلامی جمہوریہ ایران سے منسلک نہیں ہوں اور نہ ہی اس کی جانب سے عمل کرنے کا اختیار رکھتا ہوں۔
2. ایران نے عوامی طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ اس وقت اسرائیل کے ساتھ براہ راست یا بالواسطہ مذاکرات کی خواہش نہیں رکھتا۔
3. ضرورت کے پیش نظر، اور مذکورہ شیعہ قانونی اصولوں کی رہنمائی میں، میں اس جنگ بندی کی تجویز کو نیک نیت سے کوشش کے طور پر پیش کرتا ہوں تاکہ ایسی شرائط تجویز کی جائیں جو ایران کے بیان کردہ مقاصد اور خطے میں امن و انصاف کی وسیع تر کوششوں کے مطابق ہوں۔

یہ مضمون ایک جامع جنگ بندی کی تجویز کا خالک پیش کرتا ہے، جس میں مخصوص شرائط کی تفصیل دی گئی ہے جو تباہ کی جڑوں کو حل کرتی ہیں، جوابدی کو فروغ دیتی ہیں، اور ایک منصفانہ حل کی راہ ہموار کرتی ہیں۔

## جنگ بندی کی تجویز

درج ذیل شرائط فوری طور پر دشمنی کے خاتمے کے لیے اور پایدار امن کے لیے ایک ڈھانچہ قائم کرنے کے لیے تجویز کی جاتی ہیں:

1. ایران پر حملوں کا خاتمہ: اسرائیل کو فوری طور پر تمام فوجی کارروائیاں، بشمول فضائی حملے، ساتھر حملے، اور خفیہ اقدامات، جو ایرانی سر زمین، بنیادی ڈھانچے، یا اہلکاروں کو نشانہ بناتے ہیں، روک دینا چاہیے۔ یہ تناؤ کو کم کرنے کی ایک بنیادی شرط ہے، کیونکہ مسلسل جاریت گفت و شنید کے امکانات کو کمزور کرتی ہے اور علاقائی عدم استحکام کو ہوادیتی ہے۔

2. غزہ پر حملوں کا خاتمہ: اسرائیل کو غزہ میں تمام فوجی کارروائیاں، بشمول فضائی حملے، زمینی حملے، اور ناکہ بندی جو انسانی بحران کو مزید سنگین کرتی ہے، بند کر دینی چاہئیں۔ غزہ میں تشدد کا خاتمہ شہریوں کی تکالیف کو کم کرنے اور انسانی امداد اور بازآباد کاری کے لیے حالات پیدا کرنے کے لیے اہم ہے۔

3. جوہری تخفیف اسلحہ اور عدم پھیلاوہ: اسرائیل کو جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاوہ کے معابدے (NPT) پر دستخط کرنا چاہیے اور بین الاقوامی نگرانی کے تحت جوہری تخفیف اسلحہ کے لیے عہد کرنا چاہیے۔ اسرائیل کی جوہری صلاحیتوں کے بارے میں شفافیت اعتماد پیدا کرنے اور علاقائی ہتھیاروں کی دوڑ کے خطرے کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے، جو عالمی سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔

4. بین الاقوامی فوجداری عدالت کی دائرة اختیار کی قبولیت: اسرائیل کو روم سٹیٹ کا دستخطی بننا چاہیے اور بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کے اختیار اور دائرة اختیار کو قبول کرنا چاہیے۔ یہ اقدام مبنیہ جنگی جرم اور بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزیوں کے لیے جوابدی کو یقینی بنانے، انصاف کی ثقافت کو فروغ دینے، اور مستقبل کے مظالم کو روکنے کے لیے ضروری ہے۔

5. اقوام متحده کی قراردادوں اور ICJ کے احکامات کی مکمل تعمیل: اسرائیل کو تمام متعلقہ اقوام متحده کی قراردادوں اور بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) کے احکامات کی پابندی کرنی چاہیے، خاص طور پر جو مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے متعلق ہیں۔ اس میں درج ذیل مخصوص اقدامات شامل ہیں:

1. غزہ کے محاصرے کا فوری خاتمہ: اسرائیل کو غزہ کی ناکہ بندی ختم کرنی چاہیے اور انسانی امداد کے لیے بلا روک ٹوک رسائی کی اجازت دینی چاہیے، بشمول خوراک، ادویات، اور بازآباد کاری کے مواد۔ جاری ناکہ بندی نے بے پناہ تکالیف کا باعث بنایا ہے اور اسے انسانی تباہی سے نمٹنے کے لیے ختم کیا جانا چاہیے۔

2. غیر قانونی بستیوں کا خاتمہ اور اخلاع: اسرائیل کو مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تمام بستیوں کی سرگرمیاں روکنی چاہتیں اور غیر قانونی بستیوں کو خالی کرنا چاہیے۔ یہ بستیاں بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتی ہیں اور ایک قابل عمل فلسطینی ریاست کے امکان کو روکتی ہیں۔

3. مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے اخلاع: اسرائیل کو اقوام متحده کی قراردادوں کے مطابق مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے اپنی فوج اور انتظامی موجودگی واپس لینی چاہیے، تاکہ فلسطینی خود مختاری اور خود ارادیت کا احترام کیا جاسکے۔

4. نسل کشی کی روک تھام اور سزا: اسرائیل کو نسل کشی کے لیے اکسانے اور نسل کشی کے اعمال کو روکنے اور سزا دینے کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھانے چاہتیں، جیسا کہ بین الاقوامی قانون میں تعریف کیا گیا ہے۔ اس میں اشتعال انگیزیں بیانات سے نمٹنا اور تشدد کے مرتكب افراد کے لیے جوابدہ کو یقینی بنانا شامل ہے۔

5. یرو شلم کی الحاق کی مسوخی: اسرائیل کو یرو شلم کی الحاق اور اسے اپنی دارالحکومت کے طور پر نامزد کرنے کو منسوخ کرنا چاہیے، اور بین الاقوامی قانون کے تحت یرو شلم کی خصوصی حیثیت *corpus separatum* کو تسلیم کرنا چاہیے۔ یہ اقدام یرو شلم کی منفرد مذہبی اور شفاقتی اہمیت کو محفوظ رکھنے اور اس کے حقی درجے کے لیے گفت و شنید کے ذریعے حل کو آسان بنانے کے لیے اہم ہے۔

## استدلال اور سیاق و سباق: grades

یہ تجویز ضرورہ، نیت الخیر اور امانہ کے اصولوں پر مبنی ہے، جو ضرورت، نیک نیتی اور دیانتداری کے جذبے سے کیے گئے اقدامات کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان شیعہ قانونی تصورات کا حوالہ دینا اس اخلاقی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے کہ ایران سے رسمی اجازت کے بغیر بھی امن کی طرف ایک راستہ تجویز کیا جائے۔ اسرائیل کے ایران، غزہ اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے خلاف اقدامات کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، یہ تجویز خطے میں تنازع کے باہم مربوط عوامل کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اسرائیل سے NPT پر دستخط کرنے اور جوہری تخفیف اسلحہ کی کوشش کرنے کا مطالبہ ایران کے علاقائی سلامتی کے عدم توازن کے بارے میں دیرینہ خدشات کی عکاسی کرتا ہے۔ اسی طرح، ICC کی دائرة اختیار اور اقوام متحده کی قراردادوں کی تعمیل کے لیے کال کا مقصد جوابدہ قائم کرنا اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری کرنا ہے، جسے ایران نے تنازعات کے حل کے لیے بنیاد

کے طور پر بارہا زور دیا ہے۔ غزہ اور مقبوضہ علاقوں پر خصوصی توجہ ایران کی فلسطینی حقوق کی حمایت اور ان علاقوں میں اسرائیل کی پالیسیوں کی مذمت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

## چیلنجز اور غور و فکر

اگرچہ یہ تجویز نیک نیتی سے پیش کی گئی ہے، اس پر عمل درآمد کو اہم رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ ایران کا اسرائیل کے ساتھ براہ راست یا با اوسطہ مذاکرات میں شامل ہونے سے انکار مذکور اتنی عمل کو پیچیدہ بناتا ہے، جس کے لیے غیر جانبدار بین الاقوامی ادکاروں کی طرف سے ثالثی کی ضرورت ہے۔ اسرائیل کی اقوام متحده کی قراردادوں کی تعامل کرنے، NPT پر دستخط کرنے یا ICC کی دائرة اختیار قبول کرنے کی تاریخی ہچکچاہٹ ان شرائط کو نافذ کرنے کے لیے مضبوط بین الاقوامی دباؤ کی ضرورت کو مزید اجاتگر کرتی ہے۔ مزید برآں، یروشلم کی حیثیت کا حساس معاملہ متضاد دعووں کو متوازن کرنے کے لیے احتیاط سے سفارت کاری کی ضرورت ہے جبکہ اس کی بین الاقوامی حیثیت کا احترام کیا جاتا ہے۔

ان چیلنجوں کے باوجود، یہ تجویز تباہ کو کم کرنے اور انصاف کے لیے ایک جامع ڈھانچہ پیش کرتی ہے۔ یہ انسانی تکالیف کو کم کرنے کے لیے فوری اقدامات، بین الاقوامی قانون کی پاسداری کے لیے طویل مدتی عہد، اور تنازع کی بنیادی وجوہات کو حل کرنے کے لیے ساختی تبدیلیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔

## نتیجہ

ضرورہ، نیت الخیر اور امانہ کے جذبے میں، یہ جنگ بندی کی تجویز اسرائیل، ایران اور فلسطین کے درمیان شدد کو ہوا دینے والے بنیادی مسائل کو حل کر کے امن کی طرف ایک راستہ پیش کرتی ہے۔ ایران اور غزہ پر حملوں کے خاتمے، جوہری تخفیف اسلحہ، ICC کی جوابدہ، اور اقوام متحده کی قراردادوں کی تعامل کا مطالبہ کر کے، یہ تجویز ایک منصفانہ اور پائیدار حل کے لیے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اگرچہ میں ایران سے مسلک نہیں ہوں اور نہ ہی اس کی طرف سے مجاز ہوں، یہ کوشش ایران کے ارادوں اور امن کی وسیع تر کوشش کے ساتھ ہم آہنگ شرائط کو واضح کرنے کی نیک نیتی سے کی گئی کوشش کی عکاسی کرتی ہے۔ بین الاقوامی برادری کو اب فوری طور پر عمل کرنا چاہیے تاکہ گفت و شنید کو آسان بنایا جاسکے، جوابدہ کو یقینی بنایا جاسکے، اور یہ یقینی بنایا جاسکے کہ مشرق و سلطی میں انصاف اور انسانیت کے اصول غالب رہیں۔